رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۶۶

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا — جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا — دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی — فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

پہلا ہفتہ وار اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فاروق

ایڈیٹر و پرائیٹر خاکسار قاسم علی احمدی

جلد ۲ | یوم پنجشنبہ مورخہ ۶ ستمبر ۱۹۱۷ء | نمبر ۳۷

دارالامان کی خبریں

خدا کے مسیح کے شہر میں امن و امان خیر و عافیت ہے فالحمد للہ۔

حضرت خلیفہ ثانی معہ اہلبیت شملہ ۳۱ اگست پہنچ گئے وہاں حضور کی صحت ترقی کر رہی ہے اور کمزوری بہت کچھ دور ہو چکی ہے حضور نے ۲ ستمبر وہاں ۲½ گھنٹے ایک تقریر فرمائی۔ حضرت نواب صاحب مع اہل و عیال اور حضرت ام المومنین بھی وہیں تشریف فرما ہیں۔

۲۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سید محمد اسحٰق صاحب مولوی فاضل محمد اسمٰعیل صاحب۔ شیخ یعقوب علی صاحب بمبئی تبلیغ میں مصروف ہیں اور مولانا سردر شاہ صاحب و چوہدری فتح محمد صاحب سرینگر کشمیر میں تبلیغ احمدیت فرما رہے ہیں۔

۳۔ مسیح اقصیٰ کے شامیانوں کے لئے احباب کو جلد توجہ کر کے روپیہ پورا کرنا چاہئے ۲۵ روپے بابو غلام دستگیر صاحب اسسٹنٹ سرجن نے بھیجنے کا وعدہ کیا جزاہ اللہ احسن الجزاء

نکوبار میں تبلیغ سلسلہ احمدیہ

(نوشتہ ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب بی اے ہیڈ ماسٹر پورٹ بلیئر)

گذشتہ ہفتہ میں میں نکوبار میں تبلیغ کے لئے گیا تھا اور اب کی دفعہ دو روز تک ٹھہرنیکا موقعہ ملا الحمد للہ کہ جزیرہ کا ایک حصہ جہاں آبادی کی کثرت ہے وہاں چوک میں ایک دوکان پر لوگوں کو اکٹھا کر کے ایک مفصل لیکچر اسبات پر دیا کہ حضرت مسیح موعود فوت ہو چکے ہیں اور حضرت مسیح موعود اور مہدی معہود تشریف فرما ہو چکے ہیں اور وہ تمام علامات جو عیسےٰ مسیح کے آنیکے متعلق تھیں سب پوری ہو چکی ہیں اب کسی خونی مہدی کی امید رکھنا بے سود ہے اور حضرت مسیح موعود کے نشانات اور پیشگوئیوں پر بھی تقریر ہوئی لوگوں پر اچھا اثر ہوا۔ امام مسجد جو عرب تھا وہ بھی آیا تھا جن لوگوں میں لیکچر ہوا۔ یہ نکوباری لوگ نہیں ہیں یہ لوگ مالابار اور جزائر لکادیپ اور بمبئی و سورت کے مہاجنوں کے ایجنٹ ہیں مگر سب اردو کم و بیش سمجھتے ہیں اصلی باشندے بالکل وحشی ہیں قریباً قریباً ننگے ہی ہیں بلکہ بعض ماں بہن سے بھی شادی کر لیتے ہیں مگر بہت کم مردوں کو دفن کرتے ہیں اور ناریل اور دیگر اشیاء خوردنی سے بھی قبر میں رکھدیتے ہیں۔ روپیہ پیسے کی قدر ان کو یہاں کچھ بھی نہیں ہے ان کی جگہ ناریل ہی چلتا ہے یعنے ناریل ہی روپیہ کی جگہ کام دیتا ہے بعض دوکاندار ایجنٹوں پر نیک اثر پڑا۔ ایک شخص دوکاندار نکوبار عبدالعلی کو ازالہ اوہام برائے مطالعہ دے آیا ہوں دعا کریں کہ اللہ کریم وہاں کوئی روحانی پودا لگا دے

وہاں ایک معمر پادری صاحب وائٹ ہیڈ اسم بامسمّٰی مشنری ہیں اور بہت پایہ کے عالم بتلائے جاتے ہیں ان سے بھی ملاقات ہوئی انہوں نے ایک گھنٹہ تک گفتگو کرنیکا اقرار فرمایا تھا بہت خوشی ہوئی

راقم۔ گناہ سے بچنے کا کونسا طریق ہے

وائٹ ہیڈ۔ گناہ سے بچنے کے لئے محبت اعلیٰ درجہ کا طریق ہے۔ اسی سے گناہ دور ہو جاتے ہیں

اصل عیسائی دراصل مسلمان میں ہی ہوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

راقم - ہر جگہ اور ہر حالت میں محبت کارگر نہیں ہوتی بعض طبائع محبت سے اور بھی بگڑ جاتی ہیں ہمارا تو یہی تجربہ ہے کہ سکولوں میں اور دیگر محکموں میں جزا سزا دونوں لوگوں کو نیکی کی طرف کوشش کرتے ہیں اور بدیوں سے روکتے ہیں جیسے ہمیشہ میٹھا کھانا غیر ممکن ہے ویسے ہی ہمیشہ اور ہر جگہ کڑوا کھانا غیر موزوں ہے۔

وائٹ ہیڈ - سزا کو ترک کر کے بھی بچوں کی تعلیم ہو سکتی ہے

راقم - آپ جانتے ہیں کہ حضرت موسیٰ نے جزا سزا دونوں سے کام لیا اور کام کیا۔ اسی طرح انبیاء نے کیا بہت لوگ نہ ایمان لانے پر اور شرارتوں کو ارتکاب سے ہلاک کئے گئے تاکہ دوسرے عبرت پکڑیں۔ اگر محض محبت ہی کافی ہوتی تو پورٹ بلیئر کی بستی آباد ہوتی اور اگر مجرموں کو گورنمنٹ سزا دینا ترک کر دے تو چار دیواری کے اندر سونا مشکل ہو جاوے۔ ڈاکٹری اور تعلیمی محکمجات میں بعض امتحانوں کے پاس ہونے پر بعض انعامات اکثر لوگوں کو بھلائی اور نفع رسانی پر قائل کر رہے ہیں اور شرابوں اور بدچلنیوں سے روک رہے ہیں لیکن آپ ایسی بات کہتے ہیں جو گورنمنٹ کی منشاء کے بھی بالکل مخالف ہیں۔ اور روزانہ زندگی کے بھی مخالف ہیں۔

وائٹ ہیڈ - آپ بعض باتیں پوچھنے کے لئے گفتگو کرتے ہیں یا مجھے سکھلاتے ہیں

راقم - اگر کوئی بہتر بات مجھ سے آپ کو معلوم ہو تو آپکا کیا حرج ہے میں آپ کو ایک پیغام دینا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فوت فرما ہو چکے ہیں۔ اور انہی کے انکار پر دنیا میں طاعون زلازل پلیگ قحط سالیاں اور جنگ عظیم وارد ہوئی ہیں کیونکہ مسیح نے خود کہا کہ جب میں دوبارہ آؤنگا تو دنیا اپنی چھاتی پیٹے گی اور مذکورہ بالا مصائب کا نزول ہوگا۔ پس وہ حقیقت اصل عیسائی میں ہی ہوں جنہوں نے حضرت مسیح علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے پورا ہونے پر مسیح موعود کو قبول کر لیا اگر میں ایسا نہ کرتا تو انجیل کو مجموعہ اباطیل سمجھتا۔

وائٹ ہیڈ - آپ اچھے اصلی عیسائی ہیں جو ہمیں دھکے دے رہے ہیں میں نے ساری عمر نکوبار والوں کی نذر کر دی اور انجیل کا نکوبار میں ترجمہ کر رہا ہوں کیا ہم اصلی عیسائی نہیں ہیں۔

راقم - درحقیقت اصلی عیسائی میں ہی ہوں۔ جس نے بسر و چشم انجیلی پیشگوئیوں کی تصدیق کی اور مسیح موعود کا خیر مقدم کیا۔ اصل ہندو بھی میں ہوں جس نے سری کرشن جی مہاراج کو فرمودہ کے مطابق نہ کلنک اوتار کو مان کر اصلی ہندو ہونیکا ثبوت دیا۔ میں ہی گوتم بدھ کا اصلی مقلد اور اصلی مسلمان ہوں جس نے محمد مہدی معہود کا اقرار کیا کرشن جی کے وقت میں بھی بڑے گھمسان کا رن پڑا تھا اس کرشن اوتار یا مسیح موعود کے وقت میں ویسا ہی جنگ عظیم ظہور میں آیا۔ بلکہ بڑھکر جنگ ہو رہا ہے۔ جیسے کہ کرشن پر ہوا تھا۔ پس جس طرح حضرت ایلیا نبی یوحنا کی شکل میں آیا۔ اسی طرح مسیح موعود گذشتہ تمام انبیاء کے خواص اور خوبیوں کا متحمل ہو کر آیا ہے۔ حقیقت یہی ہے جس کے کان سننے کے ہوں سنے۔

وائٹ ہیڈ - آپ تو بہت باتیں کرتے ہیں آپ کو باتوں کا بڑا شوق اور مشق ہے مسیح ہونے میں آتے ہی نہیں پنجاب کے مسیح کے متعلق مینے بہت کچھ پڑھا نہیں معلوم ہوتا ہے۔

راقم - مجھے باتوں کا شوق نہیں مگر ڈوبتوں کو دیکھکر رہا نہیں جاتا۔ نکوبار والوں کو انجیل سناتے ہیں مگر آپ خود غور کریں۔ کہ مسیح کے آنے کا وقت اور گھڑی گزر چکی مگر آپ ابھی مغالطوں میں مبتلا ہیں۔ آپنے حضرت مسیح موعود کی ایک کتاب کا بھی سیر نہیں کیا۔ مگر تعجب اور حیرت ہے کہ ان کو جھٹلانے پر ابھی تیار ہو گئے۔ بلکہ ضمناً انجیل کو روندڈالا میں آپ سے سچ سچ کہتا ہوں کہ اسوقت نہ کوئی مسلمان مسلمان ہے جبتک مسیح موعود قادیانی پر ایمان نہ لاوے اور نہ کوئی عیسائی عیسائی ہے جبتک عیسیٰ مسیح قادیانی کی قدمبوسی نہ کرے اور نہ کوئی یہودی یہودی ہے جب تک اس آسمانی شخص کا دلدادہ نہ ہو۔ اور نہ بدھ بدھ ہو جبتک اس بدھشانی کا مقلد اور مریدنہ ہو۔ میں آپکو مسیح موعود کی کتاب "پیغام صلح" پیش کرتا ہوں اسے دیکھیں کہ خدا کیا کہتا ہے۔

وائٹ ہیڈ - اور یہ ہمارا خداوند کیسے ہو سکتا ہے۔ (کتاب پھینکر کہتا ہے) میں اس کتاب کی ضرورت نہیں سمجھتا ہوں

راقم - خیر مینے اپنا فرض ادا کر دیا ہے قیامت کے دن آپ پر مقدمہ کرونگا۔ ایہا خدا حافظ

ہندوستان کی خبریں

— ہندوستان میں ہفتہ مختتمہ ۲۵ اگست میں طاعون کی ۶۷۱۵ وارداتیں ہوئیں جنمیں سے ۴۹۷۴ فوت ہوئے تعداد اموات ضلع وار حسب ذیل ہے بمبئی ۲۰۰۲ ریاست ۲۸۸ مدراس ۱۲۶ بہار ۵۷ صوبجات متحدہ ۲۲۴ - ریاست حیدرآباد ۷۵۰ ممالک متوسط ۲۴۵ - راجپوتانہ ۶۶۰ کشمیر ۲ +

— ہندوستان میں قرضہ جنگ کے میں پوسٹ آفس سیکشن کے ذریعہ ۲۲ اگست تک اور کمیشن سرٹیفکیٹس کے ذریعے ۱۳ اگست تک ۹۹۶۶۵۰۹۵ روپے کی درخواستیں موصول ہوئیں +

— حال کی بارشوں سے لاہور میں مکانوں کے گرنے سے سات جانوں کا نقصان ہوا ہے +

— ۱۲ دسمبر کا دن تمام سلطنت برطانیہ میں خاص طور پر منایا جاویگا۔ اور تمام ہندوستان میں اس دن تعطیل رہے گی۔

— جن ہندوستانیوں نے افواج تحفظ ہند میں اپنے نام لکھوئے ہیں۔ ان کی تعداد ۲۸ - اگست تک ۳۸۰۳ تھی یہ آخری اعداد ہیں اور فہرست بند کر دی گئی ہے۔

— حال میں صاحب لفٹنٹ گورنر پنجاب نے فوجی بھرتی کے متعلق جو دورہ کیا تھا اسکی وجہ سے بہت حلقوں سے اچھا نتیجہ نکل رہا ہے۔ قصور میں جو لاہور کے ضلع میں واقع ہے سکھوں نے اپنی قوم کی ایک پوری کمپنی بھرتی کرانے کا ارادہ کیا ہے اور چونیاں کی تحصیل میں بہت سرگرمی کا اظہار کیا جا رہا ہے فیروزپور کے ضلع میں وہاں کے ڈپٹی کمشنر نے مسلمان اور ہندوؤں میں بڑا جوش پیدا کر دیا ہے اور وہ جوق جوق بھرتی ہونے کے لئے چلے آرہے ہیں جہلم سے یہ اطلاع ملی ہے کہ ایک موضع آدان سے ایک رنگروٹوں کی جماعت بھرتی کرنے والے موقع تک آئی موضع کی عورتوں نے ان کی ہمت اور جوش پر ان کو سلام کیا۔ اور انکی بڑی تحسین و آفرین کی +

گورنمنٹ کالج خالصہ

حکومت کی طرف سے گورنمنٹ خالصہ کالج گوجرانوالہ کے الحاق کی منظوری ہو گئی ہے ایف اے کلاس میں انگریزی ریاضی۔ تاریخ فلسفہ سنسکرت اور فارسی کی تعلیم ہوگی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اخبار فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۶ ستمبر ۱۹۱۷ء

ہمارا مدرسہ احمدیہ علیہ السلام

مدرسہ احمدیہ جو حضرت احمد صلی اللہ علیہ وسلم مسیح موعود قادیان کی یادگار میں ہر وقت کیسے طلبار پیدا کر رہا ہے جو میرے خیال میں آسکتے تھے صرف ذیل کی مراسلت کا پڑھنا کافی ہوگا جو ہمیں ایک طالبعلم جماعت ہفتم مدرسہ احمدیہ کی طرف سے وصول ہوئی ہے آپ یہ معلوم کر کے خوش ہونگے کہ ماشاء اللہ ہمارے مدرسہ کے فیضیافتہ طلبار جو ابھی زیر تعلیم ہیں بہت اچھا تبلیغی کام کر سکتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی تبلیغ ولایت کی تحریک پر جو طلبار نے چندہ جمع کرنیکے لئے انجمن شبان الاسلام قائم کی اور اسمیں طلبار کو چندہ فراہم کرنیکے لئے ترغیب دیگئی تو مجھے بھی ایک رسید بک دیگئی تاکہ چندہ جمع کروں پس میں بہمراہ دو اور طلباء کے جو میرے ہم سکول تھے چندہ جمع کرنے اور تبلیغ کی غرض سے دیہات میں گیا مینے سب ملغ ۵۶ روپیہ چندہ جمع کیا۔ لیکن اسی سفر کے دوران میں چند مباحثات ہوئے جنکا مشتہر کرنا میں اپنے خیال میں ہر ایک عبتدی اور منتہی احمدی کے لئے مفید سمجھتا ہوں۔ لہذا میں انہیں ذیل میں درج کرتا ہوں اور دوسری وجہ ان مباحثات کے مشتہر کرنے کی یہ بھی ہے کہ ان فتوحات سے خدا کا جلال اور اسکے مسیح کی صداقت اور نیز سیدی و مولائی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی خلافت حقہ کی حقانیت مترشح ہوتی ہے کیونکہ باوجود اس امر کے کہ میں مدرسہ احمدیہ کی جماعت ہفتم میں تلمیذ ہوں تو بھی تائید الٰہی کی وجہ سے میرے بالمقابل بڑے بڑے متجارب اور سنیافتہ علماء کو شکست کی صورت میں ہی اٹھانا پڑا

مباحثہ نمبر ۱

میں اور میرے دو ساتھی ہمراہی تبلیغ اور چندہ جمع کرتے ہوئے موضع کھیوال میں بوقت صبح بارہ بجے پہنچ گئے ہمارا ارادہ تھا کہ ہم چار بجے ڈیرہ نانک کو چلے جائینگے۔ لیکن وہاں کے احمدی بھائیوں نے اس بات پر اصرار کیا کہ رات کے وقت یہاں پر ایک تقریر کی جائے قضارا اس دن وہاں پر دو مولوی بھی تشریف آور تھے۔

پہلی رات

جب رات ہوئی تو مینے ایک احمدی کے گھر پر جہاں سے تمام گاؤں والے اپنے اپنے گھروں پر بیٹھے ہوئے سن رہے تھے ایک تقریر کی جس میں یہ ثابت کیا کہ مسیح ناصری فوت ہو چکے ہیں اور حضرت صاحب اپنے دعوے میں سچے ہیں جب میں تقریر ختم کر چکا تو میرے بیٹھنے پر ایک مولوی صاحب کھڑے ہوئے اور تقریر شروع کی۔ مولوی صاحب نے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعود کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے بہت ہاتھ پاؤں مارے اور لوگوں کو اس طرح دھوکہ دیا کہ حدیث میں رسول کریم فرماتے ہیں کہ کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً ولیکسرن الصلیب ولیقتلن الخنزیر ویضع الجزیۃ امامکم منکم پھر کہا کہ دیکھو مسیح کے لئے احادیث میں مرقوم ہے ویفیض المال حتی لا یقبلہ احد۔ جب وہ اپنی تمام تقریر ختم کر چکے تو مینے اسی وقت ان کی تمام باتوں کا جواب دے دیا۔ میں چاہتا ہوں کہ مولوی صاحب کی تقریر اور اپنے جواب کو بطور سوال و جواب کے پیش کروں۔

مولوی

حدیث شریف میں رسول کریم فرماتے ہیں کہ تم میں ابن مریم نازل ہوگا (لوگونکو مخاطب کر کے) کہ یہاں نازل ہونے کا لفظ آیا ہے کہ پہلا مسیح یعنے ابن مریم ہی اتریگا اگر مسیح ناصری آسمان پر نہیں گئے تھے تو صحابہ نے اسوقت رسول کریم پر اعتراض کیوں نہ کیا کہ وہ اتریگا کس طرح جب وہ آسمان پر چڑھا ہوا نہیں معلوم ہوا کہ صحابہ جانتے تھے کہ مسیح آسمان پر زندہ موجود ہے۔

احمدی

صحابہ کرام آپ جیسے عربی دان نہ تھے وہ عربی کو خوب اچھی طرح جانتے تھے اور وہ سمجھتے تھے کہ نزول کا لفظ کس محاورہ میں استعمال ہوتا ہے پھر مینے کہا کہ میں پیش کروں خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے قد انزل اللہ الیکم ذکراً رسولاً یتلوا علیکم ایت اللہ رسول کریم نے نزول کا لفظ فرمایا کہ اللہ نے تمہاری طرف رسول کو اتارا ہے کیا رسول کریم آسمان سے اترے تھے کوئی بھی نہیں مانتا کون نہیں جانتا کہ ان کے والد اور والدہ کا نام کیا تھا۔ پھر وان من شئی الا عندنا خزائنہ وما ننزلہ الا بقدر معلوم اور وانزل لکم من الانعام ثمنیۃ ازواج ان تمام میں نزول کا لفظ آیا ہے لیکن کوئی بھی یہاں پر آسمان سے اترنے کے معنے نہیں کرتا سو نزول کا لفظ یہ ثابت نہیں کرتا کہ مسیح آسمان پر زندہ ہیں اور وہ اتریں گے۔ رہا ابن مریم کا لفظ تو اس کے تین جواب ہیں۔

پہلا جواب

عربی زبان کا قاعدہ ہے کہ اگر کوئی چیز کسی چیز کے ساتھ کسی بات میں شریک ہو اور اسکے ساتھ مشابہت رکھتی ہو تو وہی نام دوسری چیز کو بھی دیدیا کرتے ہیں مینے مثال کے طور پر بتلایا کہ دیکھو رسول کریم نے اپنی بیویوں کے لئے انکن لصواحب یوسف کا لفظ فرمایا ہے

لہ رسول کریم بیمار تھے تو آپ نے حضرت عائشہ کو حکم کیا۔ کہ لوگوں کو جاکر کہدو کہ صلوا ابابکر فلیصل بالناس لیکن حضرت عائشہ نے کہا کہ حضور حضرت عمر کو آپ حکم دیں کہ وہ نماز پڑھائیں لیکن رسول کریم نے پھر وہی حکم دیا کہ صلوا ابابکر فلیصل بالناس۔ پھر حضرت عائشہ نے آپکی دوسری بیویوں کو کہا کہ تم جاکر کہو کہ حضرت عمر نماز پڑھائیں جب وہ تمام ملکر آئیں۔ تو رسول کریم نے فرمایا۔ کہ انکن لصواحب یوسف تم تو صواحب یوسف ہو۔ یعنے جس طرح صواحب یوسف نے حضرت یوسف کو بھی پھسلانا چاہا تھا۔ اسی طرح تم مجھے بھی اس حکم سے جو میں تمکو کرتا ہوں پھسلانا چاہتی ہو۔ ایک بات میں شریک ہونے کی وجہ سے وہی نام ان کو دیدیا۔ رسول کریم خلیل موسےٰ تھے جیسے کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے انا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولاً۔ سو اسی طرح حضرت موسیٰ کے سلسلہ کا مسیح رسول کریم کے مسیح سے مماثلت رکھتا تھا۔ جس طرح وہ چودھویں صدی میں حضرت موسیٰ کے بعد اس کا ظہور ہوا تھا۔ اسی طرح اس مسیح کا چودھویں صدی میں ظہور ہونا ضروری تھا اس مشابہت کی وجہ سے اس کا نام بھی ابن مریم رکھدیا۔ منہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حالانکہ وہ صاحب یوسف نہیں تھیں پھر فرماتا ہے کہ میری امت کا فرعون ابوجہل ہے پھر دیکھئے کہ اگر کوئی سخاوت کرے تو اسکو ہم کہہ دیتے ہیں کہ یہ تو حاتم ہے حالانکہ حاتم تو ایک شخص عرب میں گزرا ہے۔ کسی بات میں مشابہت کی وجہ سے وہی نام دوسرے کو دیدیا کرتے ہیں۔

دوسرا جواب اختلاف حلیتین ہے ابن مریم کے رسول کریم سے تو دو حلیے بتائے ہیں اسواسطے ہم کہتے ہیں کہ وہ دو آدمی ہیں ایک نہیں کیونکہ ایک نام کے کئی آدمی ہو سکتے ہیں لیکن دو حلیے ایک آدمی کے نہیں ہو سکتے۔

تیسرا جواب کہ مسیح ناصری کے سوا ابن مریم اور ہو سکتے ہیں خدا تعالیٰ فرماتا ہے وضرب اللہ مثلاً للذین اٰمنوا امراۃ فرعون اذ قالت رب ابن لی بیتاً فی الجنۃ ونجنی من فرعون وعملہ ونجنی من القوم الظٰلمین ۝ ومریم ابنت عمران التی احصنت فرجھا فنفخنا فیہ من روحنا وصدقت بکلمات ربھا وکتبہ وکانت من القانتین۔ سورہ تحریم پ ۲۸۔ پہلی مثال مومنوں کی امرأت فرعون کے ساتھ دی ہے۔ دوسری مثال مومنوں کی خدا تعالیٰ حضرت مریم کے ساتھ دیتا ہے تو وہ مومن جو کہ اپنے میں مریمیت کی صفت پیدا کر لیتا ہے۔ اب دوسرا کام اس کے ساتھ وہ کیا جاتا ہے جو کہ مریم کے ساتھ ہوا۔ وہ دوسرا کام فنفخنا فیہ من روحنا تھا۔ یعنے ہمنے پھر اسمیں نفخ روح کیا وہ روح کون تھا وہ کلمۃ القاھا الی مریم۔ یعنے عیسےٰ کی روح تھی پس جو مومن اپنے میں مریمیت کی صفت پیدا کر سکتا ہے پھر اسمیں نفخ روح ہوتا ہے تو اس نفخ روح کے ساتھ وہ ابن مریم بنجاتا ہے۔

مولوی جس وقت مسیح نے آنا تھا۔ اسوقت تو تمام نے مسلمان ہو جانا تھا۔ اگر کوئی نہ ہوتا تو اسنے تلوار کے زور سے کر لینا تھا۔

احمدی کہاں لکھا ہے کہ تمام نے مسلمان ہو جانا تھا قرآن تو یہ کہہ رہا ہے کہ وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیمۃ۔ اگر تمام مسلمان ہونگے تو متبعین کو غلبہ کیوں پھر واخرین منھم لما یلحقوا بھم۔ والبغضاء الی یوم القیمۃ آیت تبلا رہی ہے کہ تمام مسلمان نہیں ہونگے۔ وہی تلوار کی بات تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے لا اکراہ فی الدین۔ پھر دوسرے یہ کہ یضع الحرب کی خبر دیتی ہے کہ جب آویگا تو وہ لڑائی کو ضائع کردیگا اور وہ لڑائی نہیں کریگا۔ پھر آپ کس طرح کہتے ہیں کہ وہ تلوار کے زور سے منوالیگا ؎

کیوں بھولتے ہو تم یضع الحرب کی خبر
کیا یہ نہیں بخاری میں دیکھو تو کھولکر

مولوی مسیح نے تو تمام کو مال دینا تھا اور وہ آرام کا وقت ہونا تھا لیکن جب سے حضرت صاحب آئے ہیں تب سے ہی تنگیاں اور مصیبتوں کا منہ دیکھ رہے ہیں اور دیکھ لو ہر روز سیلاب آتے ہیں۔

احمدی جب مسیح نے تمام کو مال دینا تھا تو ہم کہتے ہیں۔ دنیاوی نظام نہیں چل سکتا کیونکہ زراعت کرنے کو کیا ضرورت ہے کہ وہ ہل چلائے جب اسکو مسیح مال دے رہا ہے اور بھنگیوں کو کیا ضرورت کہ وہ بازار صاف کریں اور لوگوں کا پاخانہ اٹھائیں اور ڈاکٹروں کو کیا ضرورت ہے کہ وہ مریضوں کا علاج دیکھیں جب مسیح مال دے رہا ہے رہی دوسری بات کہ جب سے حضرت صاحب آئے ہیں سیلاب آتے ہیں میں کہتا ہوں سیلاب ہی آپ کے لئے ایک دلیل اور نشانی ہیں اس بات کی کہ اسوقت کوئی مرسل دنیا میں مبعوث ہوا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وما کنا معذبین حتی نبعث رسولاً ہم عذاب نہیں بھیجتے۔ جبتک ہم رسول نہیں بھیج لیتے اور تمنے کو نشان لیا کہ ان برکات سے حصہ پاؤ۔ ابھی تو تم مقابلہ کر رہے ہو۔ اسلئے وہ عذاب آرہے ہیں جو منکرین انبیاء کے لئے مقرر ہیں۔

جب میں تقریر ختم کر چکا تو اب مولوی صاحب کی نوبت آئی تو اب مولوی صاحب اٹھنے سے عاجز ہو گئے۔ اور اس طرح معلوم ہوا کہ جس طرح مولوی صاحب ہزار ہا من بوجھ ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ اٹھ نہیں سکتے سب لوگوں نے انکو کہا کہ اب اٹھیے اور جواب دیجئے۔ یا پہلے آپ کیوں اٹھے تھے اگر اٹھے ہیں تو جواب دیجئے آخر مولوی صاحب نے چار و ناچار اتنا کہا کہ میں صبح ۹ بجے ان کے ساتھ گفتگو کرونگا اور تین گھنٹے وقت مقرر کیا اور پانچ پانچ منٹ ہر ایک کی باری مقرر ہوئی۔ لیکن مولوی صاحب کی حالت کو دیکھکر مینے کہا کہ مجھے امید نہیں کہ مولوی صاحب مقابل میں آئیں جب صبح ہوئی تو مولوی صاحب کا ہمنے نام و نشان نہ پایا اور وہ ہم کو کان لم یغنوا بالامس کی طرح نظر آئے ✦

متفرقات

زمین شور کی درستی

۱۹۱۴ء میں تجربہ کی غرض سے گورنمنٹ نے لائلپور سے ۱۰ میل کے فاصلہ پر ٹرڈوالہ کے قریب ۱۳۰ ایکڑ اراضی بہ سال کے لئے ٹھیکہ پر لی یہ زمین شور تھی۔ اور نواح لائلپور میں اس سے زیادہ ناقابل زراعت اراضی اور کوئی نہ تھی اس زمین میں گہری قلبہ رانی کی گئی ایک خاص کل کے ذریعہ پانی کے نکاس کا انتظام کیا گیا اور اسے نہر کے پانی سے کئی مرتبہ اچھی طرح دھویا گیا۔

نہایت خوشی کی بات ہے کہ تجربہ میں پوری کامیابی ہوئی ہے کار کا مادہ کافور ہو گیا ہے زمین قابل کاشت ہو گئی ہے اور مالکان اراضی اسمیں ہر قسم کا اناج پیدا کر رہے ہیں چنانچہ گذشتہ فصل ربیعہ کے موقعہ پر اسکی پیداوار ۲۲ من فی ایکڑ تھی۔ جو اب بڑھکر ۳۷ من فی ایکڑ ہو گئی ہے۔

آئندہ فصل ربیع کے لئے رعایت

جنگ کے قابل غور اثرات کے سلسلہ میں یہ بات کچھ کم اہم نہیں کہ یورپ میں غلہ کی روز افزوں مانگ کی وجہ سے جس میں آئندہ سال اور بھی ترقی ہو گی گورنمنٹ آئندہ فصل ربیعہ کو تا حد امکان وسعت دینے کی کوشش کر رہی ہے اور غلہ گندم کی کاشت کو خاص طور پر وسیع کرنا چاہتی ہے اس بارہ میں پنجاب گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے (۱) سرکاری اراضی کو معمولی معاملہ پر بغیر مالکانہ کے مندرجہ ذیل شرط پر دیا جائے کہ اسمیں خوردنی اجناس بوئی جائینگی (۲) نہری آبادیوں میں چراگاہوں کو انہی شرائط پر عارضی کاشت کے لئے دیا جائے (۳) رہن آبپاشی کا خرچ معاف ہو گا (۴) بنجر دیم میں گیہوں جو یا چنے بونے کے لئے ایک نہائی شرح پر پہلی آبپاشی کی اجازت بشرطیکہ مجموعی رقم کم از کم ڈیڑھ روپیہ اور دوسری آبپاشی کے لئے پوری شرح لیجائیگی (۵) بیج اور بیل کی خرید کے لئے تعاونی قرضہ کے لئے فیاضانہ عطیہ تمام مراعات باستثنائے چوتھی رعایت کے تمام اجناس خوردنی کے لئے ہونگی اور صرف گیہوں سے ان کا تعلق نہ ہو گا ✦

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ثلث القرآن فی رمضان

(حضرت اولوالعزم خلیفہ ثانی کے درس رمضان سے نوٹ)

(نوشتہ اکمل)

چودھواں رکوع

۱۴۸- ان ینکحوا ازواجھن۔ ایک معنی یہ بھی ہیں کہ اسی پہلے زوج سے راضی نامہ کرلے بعض نے کہا جب وہ طلاق دے چکا تو زوج کیسا مگر قرآن مجید کے رو سے اسے زوج کہا جاتا ہے جیسا کہ اوپر فرمایا ہی تنکح زوجا غیرہ

۱۴۹- لا تکلف نفس نہیں کام سپرد کیا جاتا کوئی نفس تکلیف دیا مراد نہیں۔

۱۵۰- اربعۃ اشھر و عشرا۔ اتنی مدت کے بعد بچے میں حرکت پیدا ہوتی ہے اور حمل کا علم ہو جاتا ہے۔

۱۵۱- لا جناح علیکم۔ نکاح ہو گاں سے کنے والیکو زجر فرمایا کہ تم پر کیا گناہ لازم آیا کہ روکتے ہو۔

۱۵۲- فیما عرضتم بہ جس سے شبہ بڑھے یقین نہ ہو

۱۵۳- ولا تعزموا۔ عزم اس ارادہ کو کہتے ہیں جس کے بعد فعل ضروری ہو۔ لا تواعدوا ھن جب وعدہ کرنا منع ہے۔ تو عزم بطریق اولیٰ منع ہوگا۔ مگر اس کا ذکر اس لئے کیا کہ پختہ ارادہ کرنا اور یہ نیصلہ کر لینا کہ میں نکاح کرونگا یہ بھی منع ہے

پندرھواں رکوع

۱۵۴- ومن قبل ان تمسوھن۔ میرے نزدیک اس سے چھوٹا سا چھوٹا مس مراد ہے۔

۱۵۵- حافظوا علی الصلوٰت۔ نکاح کے بعد نمازوں میں خصوصیت سے سستی ہو جاتی ہے (ب) الصلوٰۃ الوسطی سے مراد میرا خیال تہجد کی طرف جاتا ہے۔

۱۵۶- فان خفتم اور جگہ جو خوف کا ذکر آیا ہے اس سے زیادہ خوف ہو۔ تو پیادہ سوار جیسے بھی ممکن ہو پڑھ لو۔

۱۵۷- متاعا الی الحول۔ ایک سال بعد شادی کرلیں۔ تو چلی جائیں رہنا چاہیں تو ایک سال تک نکالیں نہیں۔ آرام دینے کے لئے ناسخ منسوخ نہیں

۲۸ جون ۱۹۱۷ء

ساتواں روزہ

۴۵ منٹ ۳ بجے شروع

سولھواں رکوع

۱۵۸- حضرت ابراہیم کی دعاؤں میں چار باتوں کی طلب ہی چنانچہ آیات بھی بیان فرمادیں۔ ان فی ذلک لآیات لقوم یومنون (۲) کتب علیکم فرما کر کتاب بھی سکھادی تیسری چیز حکمت تھی۔ حکمت کتاب کا جزو ہوتی ہے۔ اس کے معنے ہیں فلسفہ اور غرض۔ اب یہاں خدا تعالیٰ نے حکمت کا وہ حصہ بیان فرمایا ہے جو عقلی رنگ میں کسی قوم کی ترقی کا فلسفہ ہو سکتا ہے۔ فرماتا ہے الم ترا الی الذین

۱۵۹- الم ترا۔ ذہنی معلوم ہونے اور غور کرنیکو بھی کہتے ہیں۔

۱۶۰- وھم الوف۔ بائبل میں جو آیا ہے کہ چھ ہزار تھے تو یہ اس کے خلاف نہیں الف عبرانی زبان میں قبیلہ کو کہتے ہیں۔ مترجموں نے غلطی سے الف سمجھ لیا

۱۶۱- ثم احیاھم قومی زندگی مراد ہے (ب) چالیس سال لڑنے کے قابل لوگ مر جاتے ہیں اسلئے ان کے مرنے تک چالیس سال ان پر حرام رکھا۔

۱۶۲- واللہ یقبض ویبصط۔ اسکی یہ سنت ہے کہ پہلے کچھ چیز لیتا ہے پھر اسکو پھیلاتا ہے جب تک بندہ کچھ محنت پیدا نہ کرے خدا کا یہ فضل خاص نازل نہیں ہوتا

۱۶۳- وقد اخرجنا من دیارنا۔ یعنی جب ہم نے خدا کے لئے یہ تکلیفیں اٹھائیں تو قتال کیوں نہ کریں گے

۱۶۴- طالوت۔ بناوٹ جسمانی کے لحاظ سے وصفی نام ہے فی الواقعہ بھی یہ نام ہو تو تعجب نہیں۔

۱۶۵- زادہ اللہ بسطۃ فی العلم والجسم۔ بادشاہی کرنیکا ڈھب جانتا ہو اور جسم کی بسطۃ یعنی اسکی طاقتیں خوب ہوں ہمت و استقلال والا ہو یہ نہیں کہ موٹا ہو۔

۱۶۶- یہ پہلے خلفاء کی نشانی ہے حضرت عمر جب خلیفہ نہ تھے تو حضرت ابوبکر سے کہنے لگے کہ یہ زکوٰۃ نہیں دیتے تو جانے دیں۔ اسوقت ان سے جنگ کمزوری کی وجہ ہوگی مگر اپنی خلافت کے زمانہ میں کتنے بڑے بڑے کام کئے ہمت و استقلال خلیفہ کو خدا سے ملتا ہے دوسرے ہوئے اسکے علاوہ اور نشان بھی بتائے۔

۱۶۷- ان یاتیکم التابوت۔ اسمیں چار علامتیں بتائیں (۱) تابوت (۲) سکینہ (۳) بقیۃ (۴) تحملہ الملائکۃ۔ تابوت سے مراد دل (مفردات راغب عبارۃ عن القلب سمی القلب تابوت الحکمۃ) دل تو ہر شخص کے پاس ہے مطلب یہ ہے کہ خدا کی طرف سے نئے دل ملینگے وہ پہلے دل بدل دئے جائینگے تغیر عظیم واقعہ ہو جاتا ہے پھر دل میں دو خصوصیتیں ہوتی ہیں۔ اطمینان قلب۔ جو پہلے گھبراہٹ ہوتی ہے وہ دور ہو جاتی ہے۔ دوم آل موسیٰ اور ہارون نے جو چھوڑا۔ اس کا بقیہ ان کے دلوں میں ہوگا والباقیات الصلحٰت خیر عند ربک ثوابا یعنے ان نیکیوں کی تحریک جہان میں تھیں یعنے اس خلافت کے ماتحت روحانی ترقی جماعت کرے گی۔ چہارم۔ ملائکہ ان دلوں کو ہمت دلاتے ہوں گے۔ ان کے ماتحت لوگوں میں بھی ایک ہمت استقلال بخشی جاتی ہے وہ بجائے پیچھے ہٹنے کے آگے آگے ہونگے۔ (۵ بجے ختم)

سترھواں رکوع

بعد از نماز عصر ۵½ بجے شروع

۱۶۸- بنعم۔ آسائش کے معنے بھی لئے جا سکتے ہیں۔ اس صورت میں شرب وغیرہ مجازاً ہونگے اور یہ معنی بھی کہ دشمن سامنے تھا۔ نہر بھی تھی حکم ہوا پانی نہ پیو یہ قاعدہ ہے کہ جب انسان جوش کے وقت پانی کا گھونٹ پی لے تو ٹھنڈا پڑ جاتا ہے یہ حکمت نہ سمجھی اور بعض نے پانی پی لیا کمزوری پیدا ہو گئی۔

۱۶۹- وقتل داؤد جالوت۔ داؤد کے مقابلہ میں بھی ایک سرکش انسان تباہی ڈالتا تھا اسے بھی ہلاک کیا۔ یہ دوسری مثال ہے پہلے طالوت کے مقابل اور شخص تھا جالوت وصفی نام والا داؤد کے مقابلہ میں اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۶۹ اور پہلی مثال میں بتایا کہ تعداد کے لحاظ سے دشمن زیادہ ہو تو بھی مومنوں کو پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔ دوسری مثال میں یہ دکھایا کہ دشمن شخصی طور پر قوی ہو تو بھی پرواہ نہ کرو۔ ان دونوں واقعوں کے مختلف ہونے کے وجود قرآن مجید میں بھی دلائل ہیں۔ طالوت پہلے بادشاہ تھا۔ اور داؤد اپنے دشمن کو مار کر پھر بادشاہ ہوا۔ طالوت کے ساتھ لشکر۔ اور داؤد کا ذکر ہے کہ خود اس نے قتل کیا۔

تیسرا پارہ

پہلا رکوع

۱۷۰۔ منہم من کلم اللہ۔ اس سے یہ مطلب نہیں نکالنا چاہیئے کہ بعض ایسے بھی ہیں جن سے بالکل کلام نہیں ہوا۔ یہاں مراد شرعی کلام ہے بعض نبیوں کو شریعت نہیں دی جاتی انہیں اعزازی خطاب نبوت رفع درجہ کے دیا جاتا ہے

لکن اللہ یفعل ما یرید۔ خدا نے ارادہ فرمایا کہ وہ جبر نہیں کریگا بلکہ انسانوں کو چھوڑ دیا ہے خواہ وہ حق قبول کریں یا نہ کریں۔

دوسرا رکوع

۱۷۱۔ لا بیع فیہ۔ نبی اکرم نبوت کا اعلان کرتا ہے لوگ انکار کرتے ہیں فرمایا اس دن سے ڈرو۔ جب کوئی بیع نہ ہوگی اب موقعہ ہے کہ مال و جان بیچنے سے قیمت ملتی ہے۔

خلت۔ ایسی محبت جو رگ و ریشہ میں گھس جائے ایسا تعلق صرف اللہ اور اس کے رسول کے لئے جائز ہے فرمایا۔ اب تطہیر بنا لو پھر موقعہ نہ آئیگا۔ اسی طرح رسول آج شفیع بنا ہے بنا لو۔ اس روز بغیر تعلق سابقہ کوئی شفیع نہ بنیگا۔

۱۷۲۔ القیوم۔ ایسا قائم جس کی ابتدا نہ ہو ہمیشہ سے قائم چلا آئے۔ قائم بالذات ہو کسی سہارے کا محتاج نہ ہو۔ بلکہ دوسروں کا سہارا ہو۔ (ب) الحی کے معنے اسی پر قیاس کرو۔ یہ دو باتیں لا الہ الا اللہ کا ثبوت ہیں

۱۷۳۔ لا تاخذہ سنۃ ولا نوم۔ بظاہر سنت نوم کے بعد آنا چاہیئے کیونکہ اونگھ بھی جسے نہ آئے۔ اسے نیند کب آنے لگی ہے مگر اسمیں حکمت ہے کہ اونگھ سخت نیند کی علامت ہے پس معنے یہ ہوئے کہ نہ تو اسے نیند آتی ہے جس سے انسان بیتاب ہو کر اونگھنے لگتا ہے نہ معمولی نیند

۱۷۴۔ من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ۔ اللہ تعالےٰ جب کسی پر رحم چاہیگا تو اپنے نبیوں کی عزت و وجاہت قائم رکھنے کے لئے ان کو اذن دیگا۔ کہ تم سفارش کرو ہم معاف کر دیتے ہیں۔

۱۷۵۔ ما بین ایدیہم۔ جو کر چکے اور جو آئندہ کرینگے

۱۷۶۔ وسع کرسیہ۔ کرسی یعنی علم۔ علماء کو کرسی کہتے ہیں۔

۱۷۷۔ لا اکراہ فی الدین۔ جب حکمت یہ ہے اور خدا تعالیٰ ایسی صفتوں والا ہے جس کے ماننے میں یہ یہ فوائد ہیں تو پھر دین میں اکراہ کیسا ہے

۱۷۸۔ العروۃ۔ جس پر مصیبت میں اعتماد کا بھروسہ ہو سکے۔ (ب) الوثقیٰ جس پر وثوق و اعتماد کیا جا سکتا ہے۔ اور جو وارد مدار بن سکتا ہے۔

تیسرا رکوع

۱۷۹۔ ان اٰتٰہ اللہ الملک۔ بادشاہت کا شکریہ نہ کیا بلکہ از راہ استکبار خدا کے نبی سے لڑنے لگا

۱۸۰۔ ربی الذی یحیی ویمیت جو معنے عام طور پر سمجھے جاتے ہیں۔ اس سے تو ابراہیم کو نعوذ باللہ مبہوت بتایا جاتا ہے اگر ظاہری مردوں کا زندہ کرنا مراد تھا۔ تو وہ کافر اسی وقت ایک مردے کو پیش کر کے کہہ سکتا تھا۔ کہ لے زندہ کر دو اسی طرح وہ کہہ دیتا کہ اچھا تم اپنے خدا کے ذریعے مغرب سے دن نکال دو مگر اس نے ایسا نہ کیا جس سے معلوم ہوا وہ حضرت ابراہیم کا منکر نہ سمجھتا تھا۔

پس یحیی ویمیت سے مراد ہے قوموں کا احیا اور اماتت حضرت ابراہیم نے کہا خدا میری امت کو بڑھائیگا اور دشمنوں کو گھٹائیگا۔ اس نے کہا یہ میرے بس کی بات ہے۔ میں جس قوم کو چاہوں۔ تباہ کر دوں اور جسے چاہوں۔ ترقی دلا دوں۔ کیونکہ بادشاہ ہوں ان کے عقیدے کے مطابق خدا کا حلول ہوتا تھا۔ اور وہ قوم سورج کی پرستش کرتی تھی حضرت ابراہیم نے کہا میرا عقیدہ تو تم جانتے ہو۔ مگر تم اپنا عقیدہ چھوڑ بیٹھے۔ اگر آبادی و ویرانی تمہارے ساتھ تعلق رکھتی ہے تو پھر سورج کے ساتھ نہ رہی۔ اور یہ اس قوم کے مذہب کے خلاف بات نہی۔ اور اگر سورج کے ساتھ رکھتی ہے۔ تو پھر تمہارا اپنا انا احی و یمیت کہنا غلط ہو گیا۔

دونوں صورتوں میں اس پر زد تھی اسلئے چپ رہ گیا

فات بہا من المغرب یعنے سب اختیار جب تمہارے قبضہ میں آگئے تو پھر سورج کی پرستش کیسی اسے روک کر اپنے قبضہ میں کر لو۔ ابراہیم کو وہ یہ نہیں کہہ سکتا تھا کیونکہ وہ تو پہلے ہی کہتے تھے کہ سورج وغیرہ سب رب کے قبضے میں ہیں وہی اسے مشرق سے لاتا ہے۔

۱۸۱۔ انی یحیی ھذہ اللہ۔ یہ سے ظاہر ہے کہ یہاں بستی کے زندہ کرنیکا سوال ہے۔ فاحییناہ بلدا میتا سے عیاں ہے کہ بستی کس طرح زندہ ہوا کرتی ہے۔

۱۸۲۔ فاماتہ اللہ۔ کشف میں انسان اپنے آپکو مردہ دیکھ لیتا ہے۔ بل لبثت۔ یعنی یہ صحیح ہے بعض یوم اور اسکے علاوہ یہ بھی ہے کہ تم سو سال ایک لحاظ سے رہے جیسے فرمایا بل انتم قوم مسرفون اور اسکے علاوہ یہ بھی مراد نہیں کہ خدا نے جو پہلے بات کہی وہ غلط تھی۔

۱۸۳۔ فانظر الی طعامک۔ یہ دلیل دی ہے کہ یوم بعض یوم درست ہے۔ مائۃ عام سے اسکی تردید نہ سمجھ لے۔

۱۸۴۔ کیف تحی۔ یہ بھی دعا و سوال کا ایک طریق ہے کہ الٰہی میری قوم کو زندہ کر کے دکھا انہیں ترقی دلا۔

ولکن لیطمئن قلبی۔ یعنے یہ تو صحیح ہے کہ نبیوں کی قومیں ترقی پاتی ہیں لیکن خاص مجھ سے بھی وعدہ ہو۔

اللہ تعالےٰ نے بجائے لفظی جواب کے تصویری زبان میں نظارہ دکھا کر سمجھایا۔ لکل باب منہم جزء مقسوم سے ظاہر ہے کہ جز سے مراد قیمہ نہیں ہو سکتا۔ ایک کا جزء مکر ہوگا مگر جماعت کا جزء اسکا فرد۔ (ج) چار پرندوں کی وجہ یہ تھی کہ چار دفعہ کی ترقی ان کی نسل سے مخصوص تھی پھر حضرت یحیی۔ عیسیٰ ابن مریم پھر نبی کریم۔ مسیح موعود

منٹ ۲۰ بجے ۶ پر ختم ہوا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی مذہب کے مسلمان

(از جناب حکیم احمد حسین صاحب احمد)

(گذشتہ سے پیوستہ)

غور اور انصاف کرنے والی طبیعتوں کے لئے براہین احمدیہ وہ عظیم الشان نشان ہے جو ظہر علی الدین کلہ کو پورا کرنے والا ہے جسکے بعد پھر کسی دلیل کی ضرورت نہیں رہتی میرے پیارے دنیا میں اس وقت بھی تلاش کرو اور دیکھو کیا کسی نے اسلام کی حمایت میں ایسی کتاب آجتک تصنیف کی ہے یقیناً تمہیں معلوم ہوگا کہ قومیں اور مذاہب اسکی مثل تلاش کرنے میں عاجز آگئے ہیں۔ تکذیب براہین احمدیہ کا جواب تصدیق براہین احمدیہ ہے پھر کیا تجعل جسدہ خوارا و لہ نصب عذاب کا مخاطب اپنی موت سے اسلام قرآن اور آنحضرت صلعم مسیح موعود اور براہین کو سچا کرنے والا عقیدہ نہیں ہو چکا کیا اسکی قوم کہہ سکتی ہے۔ کہ پیشگوئی کے مطابق مرنے والے نے مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی دعائی تصدیق نہیں کی۔

نوٹ۔ بعض لوگ حضرت کرشن علیہ السلام کو اور اسی طرح دیگر مذاہب کے بزرگوں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں بلکہ بعض جاہل مولوی جو علم قرآن سے محض ناواقف ہیں حضرت موصوف کے دعوی کرشن کو مسخری کے پیرایہ میں پیش کرتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ حضرت کرشن کو بہت ہی بری نظر سے دیکھتے ہیں۔ حالانکہ ان کا دعوی ہے کہ وہ قرآن اور حدیث پر ایمان رکھتے اور ان کی تحقیر نہیں کرتے ہیں۔ باوجود اس امر کے کہ قرآن نے ان کو تعلیم دی تھی کہ لا تقف ما لیس لک بہ علم مگر وہ اس امر میں اپنی زبان کھولتے ہیں جس کا ان کو علم نہیں اور بعض نادان تو گالیاں دیتے اور حضرت کرشن علیہ السلام کو نہایت گندے لوگوں میں جانتے ہیں جبکہ ان کو کہا گیا تھا کہ لا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ۔ ان کو لازم تھا کہ قرآن اور حدیث کا مطالعہ کرتے اور اس کو تعمق کی نگاہ سے دیکھتے یا کم از کم ان کے معمولی معنوں پر ہی غور کر لیتے مگر افسوس انہوں نے ایسا نہ کرتے ہوئے پاک اور خدا کے فرستادہ اشخاص پر بدظنی کی ہے

پاکوں کو پاک فطرت دیتے نہیں ہیں گالی
پیمان سیہ دلو کا سیدہ سدا یہی ہے
نبیوں کی ہتک کرنا اور گالیاں ہی دینا
کتوں سا کھولنا ہے تخم فنا یہی ہے

قرآن نے فرمایا تھا کہ منہم من قصصنا علیک ومنہم من لم نقصص علیک بعض انبیاء کا ذکر کیا گیا ہے اور بعض کا نہیں جن کا ذکر نہیں کیا گیا۔ ان کے سمجھنے کے لئے چند اصول بیان فرما دیئے تھے کہ جن کو ذہن نشین کرنیکے بعد ان کی صداقت عیاں ہو جائے۔ تا اس طرح ہم قوموں اور ملکوں کے قابل عزت اور پاک لوگوں کی شان میں کوئی گستاخی نہ کر بیٹھیں اور تا اس طرح صلح کا مذہب دنیا کو اپنی قوت جاذبہ سے اپنے اندر جذب کر سکے اور تا دنیا پر روشن ہو جائے کہ اسلام صداقت کا حامی تعصب سے بالکل بری ہے۔ اور تمام دنیا کے قابل عزت بزرگوں کی عزت کرتا اور ان کی عزت کی تعلیم دیتا ہے ہم ذیل میں وہ چند اصول تحریر کرتے ہیں جن سے ممالک اور اقوام کے بزرگ خدا کے پاک اور نیک بندے سمجھے جا سکتے ہیں۔ قرآن میں وہ اصول اس طرح بیان ہوئے ہیں۔ قرآن بیان فرماتا ہے۔ وان من قریۃ الا خلا فیہا نذیر۔ ہر ایک بستی میں خدا کے رسول اور نذیر آئے ہیں پھر فرماتا ہے کہ وان من امۃ الا خلا فیہا نذیر۔ ہر ایک امت میں خدا کے رسول اور نذیر آئے ہیں۔ پھر فرماتا ہے لکل قوم ہاد۔ ہر ایک قوم کا ہادی اور نبی ہوا ہے اور فرماتا ہے لقد ارسلنا الی امم من قبلک۔ تجھ سے پہلے تمام امتوں میں رسول آئے ہیں۔ پس قرآن کے فرمائے ہوئے اصول کے مطابق لازم ہے کہ ہم تسلیم کر لیں کہ ہر مذہب ہر قوم ہر ملک بلکہ ہر ایک گاؤں میں آنحضرت صلعم سے پیشتر نبی ہوئے ہیں قطع نظر اس امر کے کہ انکا ذکر یا ان کا نام قرآن میں آیا ہے یا نہیں اسواسطے یقین کر لینا ضرور ہے کہ ماسوا دیگر ممالک اور قومی کے ہندوستان میں ہی آنحضرت صلعم سے پیشتر کوئی نبی ضرور ہوا ہے اور علاوہ دیگر اقوام اور مذاہب کے ہندو قوم اور اسی امت میں بھی کوئی نہ کوئی خدا کا رسول ضرور آیا ہے۔

دوسرا اصول قرآن فرماتا ہے کہ قولوا آمنا باللہ وما انزل الینا وما انزل الی ابراہیم واسمٰعیل واسحٰق ویعقوب والاسباط وما اوتی موسٰی وعیسٰی وما اوتی النبیون من ربہم لا نفرق بین احد منہم ونحن لہ مسلمون۔ کہو ایمان لائے ہم اللہ پر اور جو کچھ نازل ہوا طرف ہمارے اور جو کچھ نازل کیا گیا طرف ابراہیم کے اسماعیل اسحٰق یعقوب اور اسکی اولاد کے اور جو کچھ دیا گیا موسٰی اور عیسٰی اور تمام نبیوں کو ان کی ربوبیت کرنے والے کی طرف سے پس ہم ایمانی امر میں ہم کسی ایک امر میں تفرقہ نہیں کرتے (یعنی یہ کہ بعض کو مانیں اور بعض کو نہ مانیں) بلکہ ہم تمام پر ایمان لائے ہیں اور ہم واسطے اسی کے مطیع ہیں۔

مذکورہ بالا آیت میں فرمایا کہ وما اوتی النبیون من ربہم پر بھی ایمان لانا فرض ہے پس اس سے معلوم ہوا کہ دنیا میں وہ شخص خواہ وہ کسی قوم یا کسی ملک کا رہنے والا ہو۔ جس کی ربوبیت اللہ تبارک وتعالیٰ نے نبیوں کے رنگ میں کی ہو یعنے ایک مدت دراز سے ایک قوم اس کا نام بڑی عزت سے لے رہی ہو۔ اور اس کو خدا کا اوتار یا نبی یا مصلح یا قابل تقلید اور عزت پیشوا قرار دے رہی ہو۔ یقیناً ایسا شخص خدا کا مقرب اور نبی ہے اسپر ایمان لانا اور اسکو مقبول بارگاہ ایزدی تسلیم کرنا مومن کا فرض ہے۔ اگر چہ زبانوں کے اختلاف کی وجہ سے نام غیر مانوس ہی کیوں نہ ہوں جیسا کہ کنفیوسس زرتشت بدھ۔ کرشن وغیرہ وغیرہ نام ہیں جو مسلمانوں کے لئے غیر مانوس ہیں۔

پس ان مذکورہ بالا ہر دو اصول کی یہ حدیث تائید کرتی ہے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے وکان فی الہند نبیا اسود اللون اسمہ کاہن۔ ہندوستان میں ایک نبی ہوا ہے سیاہ رنگ جس کا نام کاہن یا کرشن تبا پس قرآن وحدیث کو پڑھ لینے کے بعد ایک مومن کے لئے فرض ہے کہ وہ حضرت کرشن کو ایسا ہی رسول اور خدا کا مقبول کردہ بندہ تسلیم کرے جیسا کہ وہ حضرت موسٰی اور حضرت عیسٰی اور دیگر انبیاء کو تسلیم کرتا ہے اور اگر یہ اعتراض ہو کہ حضرت کرشن کی تصویر سے تو گوپیوں

سے فحش حرکات کا صادر ہونا پایا جاتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس قسم کے الزام نادان لوگوں نے جنھوں نے افراط اور تفریط کی راہ اختیار کی تہمت آپ پر لگائے ہیں۔ جیسا کہ حضرت داؤد علیہ السلام پر بھی اوریا کی عورت سے زنا کرنے کا الزام ابتک بعض تفاسیر اور توریت میں موجود ہے۔ فرق اس الزام میں اور اس میں اتنا ہے کہ حضرت داؤد کا الزام تحریر میں ہے۔ اور حضرت کرشن کا الزام تصویر میں۔ پس جس طرح وہ قابل وقعت نہیں اور صرف ایک بہتان ہے۔ اسی طرح یہ گوپیوں کا قصہ بھی جعلی قصہ ہے ہاں استعارے کے رنگ میں اگر اس تصویر کو لیں تو اسکے وہ معنے کرنے چاہئے جو ایک مقبول اور بارگاہ ایزدی کی شان کے خلاف نہ ہوں مثلاً کرشن جی بانسری بجا رہے ہیں اسمیں شک نہیں کہ نبی کی آواز دلچسپ اور لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے والی ہوتی ہے اور وہ درحقیقت خدا کی کرنا ہوتے ہیں۔ جیسا کہ اس زمانہ میں مسیح موعود کی آواز قادیان سے اٹھی اور تمام دنیا میں گونج لگی۔ اس گونج کی مثال ہماری نظروں کے سامنے اس زمانہ میں ہرگز نہیں پائی گئی۔ پھر کرشن جی بلند درخت پر ہیں۔ جس کی جڑیں نہایت مضبوط ہیں اور وہ ایک چشمہ کے کنارے پر واقع ہے جس کو ہمیشہ چشمہ کا پانی سرسبز رکھتا ہے نبی درحقیقت نہایت بلند مقام پر ہوتا ہے اور اس کا مقام ایسی پاک شجرہ پر ہوتا ہے کہ جس کے واسطے اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ آیا ہے چشمہ وحی والہام کے کنارے پر وہ درخت واقع ہوتا ہے جس چشمہ سے وہ ہمیشہ سرسبز اور شاداب رہتا ہے اسی وحی اور الہام کے چشمے میں وہ اپنی گوپیوں کو بھی دیکھتا ہوا خوش ہو کر بانسری بجاتا ہے گوپی سے مراد امت ہے سورہ تحریم میں بھی امت کی مثال عورتوں سے دی گئی ہے۔ غرض یہ کہ نبی چونکہ معصوم ہوتے ہیں۔ اسواسطے ان کے واسطے کسی عبارت یا تصویر سے ان کی عصمت کے خلاف کوئی دوسرا خیال اخذ نہیں کرنا چاہئے۔ ان کی معصومیت کو مدنظر رکھکر ایسے واقعات کے معنے کرنے میں کچھ مضائقہ نہیں۔ اسی طرح حضرت کرشن علیہ السلام جن کی نبوت قرآن اور حدیث سے ثابت ہے تمام قسم کے بہتانوں اور الزاموں سے پاک ہے۔

نظم

(از جناب منظور بھیروی شاہ پوری)

خبر لینا مسیحا جاں بلب ہوں تیری فرقت میں
کہیں دم ہی نکل جائے نہ میرا دشتِ غربت میں

کئے جاتے ہیں یونہی زندگی کے روز فرقت میں
لکھا ہی کیا یہی تھا روزِ ازل سے میری قسمت میں

غم جاناں دم آخر تلک بچھڑا نہ بچھڑے گا
رفیقِ حال ہوگا تا قیامت کنجِ تربت میں

نہ کرنا روزِ محشر مجھ غریب و شرمندہ گناہوں سے
چھپا لینا مرے مولا مجھے دامانِ رحمت میں

کہوں تو کیا کہوں زاہد خدا ہی یاد آتا ہے
کہ اک اک گھونٹ تھا کس لطف کا جامِ محبت میں

گلوں نے باغ میں اپنے گریباں چاک کر ڈالے
خبر کوئی تو دیتی بادِ بہاری تیری نکہت میں

یہ مانا ناصح مشفق تیری معقول ہیں باتیں
مگر تاثیر کیوں ہوتی نہیں تیری نصیحت میں

نہ وہ محفل نہ وہ گلشن نہ وہ گل ہیں نہ وہ بلبل
خدا جانے نکل آیا کہاں یہ جوشِ وحدت میں

غلام مصطفےٰ آیا مسیحائے زماں ہو کر
کہ تا ہونے نہ پائیں کچھ یہودی اسکی امت میں

نکل آیا ہے سورج دیر کا آنکھیں ذرا کھولو
اٹھو جاگو بہت کچھ سو چکے ہو خوابِ غفلت میں

نہیں جس دل میں تو جانِ جہاں وہ مر چکا زندہ
وہی زندہ رہا جو مر مٹا تیری محبت میں

وہ اندھا ہے امام وقت کو جس نے نہ پہچانا
کہ جب آتے ہیں آتے ہیں نبی وقت ضرورت میں

نشانوں پر نشاں دکھلا رہے ہیں اہل دنیا کو
زمیں اسکی صداقت میں فلک اسکی شہادت میں

دکانیں جہان لو ساری کہیں بھی کچھ نہ پاؤ گے
ملیگا فوز دیں لیکن میرے آقا کی خدمت میں

نہیں انکار اچھا کہنا پچھتاؤ گے آخر
بھلا یہ تو کہو جا کر کہو گے کیا عدالت میں

دیا مہدی کو وہ غلبہ خدا نے ہر مخالف پر
مقابل پر کوئی آوے بھلا ہے کسکی طاقت میں

ستم کر لیں جفا کر لیں مخالف جتنا جی چاہے
ہمارا ان کا ہوگا فیصلہ جا کر قیامت میں

سمجھتے ہی نہیں ناداں مخالف منہ کی کھائینگے
عبث کوشش کرتے ہیں کہ نشنش ابن مہدی کی عداوت میں

نہ یاروں سے بنی ان کی نہ غیروں نے لگایا منہ
کیا انکار احمد کا پڑے کیسی مصیبت میں

ہزار ان کو سناؤ لاکھ سمجھاؤ نہ مانینگے
یہی تو اک بری عادت ہے یارانِ طریقت میں

کہاں وہ آپکا تقویٰ کہاں بہتان مہدی پر
کوئی احسن ہے پوچھے آئی کیا حضرت طبیعت میں

ولایت میں گئی ہیں جو ہمارے قاضی و مفتی
الٰہی ہر طرح رکھنا انہیں اپنی حفاظت میں

تمنا ہے تیرے قدموں میں نکلے جان جب بسکے
میری جانب سے کہدے کوئی دربارِ خلافت میں

بہت دل تنگ ہے منظور کا شاہپور میں حضرت
خدا کے واسطے اسکو بلا لو اپنی خدمت میں

فاروق کے خریدار توجہ سے پڑھیں

۱۔ آپ اپنے پتہ کی چٹ پڑھ لیں اگر غلط ہو۔ تو اطلاع دیں۔

۲۔ اخبار کے خریداروں کی تعداد بڑھانے کی کوشش کریں تاکہ سیدنا اولوالعزم کا درس جو رمضان شریف میں ہوا زیادہ سے زیادہ اشاعت پا سکے۔

۳۔ قبولیت دعا کے چھیاسی گر۔ جس میں ہر گر کے لئے دلیل آیت و حدیث سے دی ہے مؤلفہ قاضی اکمل صاحب قابل دید ہے صرف ۱۰ قیمت

لا نکفر اھل القبلۃ مرزا احمد بیگ کی پیشگوئی پر دو اعتراضوں کا جواب قیمت ۲

ملنے کا پتہ

دفتر تشحیذ الاذہان قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں ایم قاسم علی کے لئے چھپکر شائع ہوا